



مرکز جهانی علوم اسلامی
جمهوری اسلامی ایران - قم - ۱۳۵۸

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی
ترجمه کتاب «مصونیت قرآن از تحریف»
تالیف: آیت الله معرفت
به زبان اردو
برای دریافت درجه کارشناسی ارشد
در رشته فقه و معارف اسلامی

نگارش: عارف حسین هندى

استاد راهنما؛ حجة الاسلام و المسلمین کلب صادق اسدى

استاد مشاور؛ حجة الاسلام و المسلمین سید کمیل اصغر زیدی

تیر ماه ۱۳۸۵

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۵۳۸
تاریخ ثبت: _____

مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه به عهده نویسنده می باشد.

هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع بلا اشکال است.

و نشر آن در داخل منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

انتساب

میں اپنی اس مختصر کوشش کو کائنات کے سردار، دین محمدی کے علمبردار، جانشین حیدر کرار، حجت خدا، فرزند مصطفیٰ، دلہند مرتضیٰ، یوسف زہرا (س)، نور چشم مجتبیٰ، جگر گوشہ ائمہ ہدیٰ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مقدس بارگاہ میں لڑکھڑاتے قدموں، لرزتے ہاتھوں اور کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ پیش کرتا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ شاید آپ کا لطف خاص اس عاصی پر معاصی کے شامل حال بھی ہو جائے انشاء اللہ۔

خدایا! ہماری اس مختصر سعی کو قبول فرما اور اس حقیر کا دل کو امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خوشنودی کا سبب قرار دے۔

آمین

احقر الکونین

عارف حسین مبارک پوری

حوزہ علمیہ قم

تقدیر و تشکر

حمد و ستایش بی پایان خدایی را که به انسان عقل و هوش (حجت های درونی) بخشید و وی را به واسطه پیامبران خود (حجت های معنوی) مدد رسانده است -

و درود بیکران بر پیغمبران و رسولان الهی با لاکص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و ائمه هدی که راه سعادت را برای بشر هموار نموده اند -

و تقدیر و تشکر از همه دانشمندان ربّانی که ما را در فهم معارف الهی و دینی یاری می دهند و اینجانب بر خود فرض می دانم که از راهنمائی ها و ارشادات دانشوران گرانمایه و اساتید معظم آقایان ، حجة الاسلام و المسلمین آقای کلب صادق اسدی (بعنوان استاد راهنما) و حجة الاسلام و المسلمین آقای سید کمیل اصغر زیدی (بعنوان استاد مشاور)

همین طور از مساعدت های صمیمانه مسئولین محترم مرکز جهانی علوم اسلامی بویژه مدیریت محترم مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی تشکر و سپاس گذاری نمایم
توفیق روزافزون همگان را از خداوند علیم و منّان مسئلت می نمایم -

عارف حسین هندی

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

چکیده مطالب

پایان نامه حاضر ترجمه ای است به زبان اردو از کتاب ارزشمند ﴿مصونیت قرآن از تحریف﴾ از دانشمند و

محقق معاصر حضرت آیه... محمد بادی معرفت (مد ظله)

این کتاب برای رفع شبهات مهمی پیرامون تحریف قرآن (که با کمال تأسف اخیراً از طرف برخی از مزدوران، نوشتجاتی منتشر و در بهم زدن وحدت صفوف مسلمانان به کار گرفته می شود و تهمت‌های ناروایی را متوجه مهمترین طایفه مسلمانان یعنی شیعیان می سازند و به دروغ می گویند: آنان قائل به تحریف قرآن اند، نسبتی که دامن شیعیان از آن پاک و میرا است) به رشته تحریر درآمده است.

در این کتاب دانشمند محترم حضرت آیه... معرفت با دقت فراوان و قلم سحرآمیز و بیان شیوا و روان و بدور از هرگونه اطاله گوشه ای از مهمترین اتهامات دشمنان اسلام و بدخواهان به اسلام و مسلمانان درباره قرآن کریم، پرداخته است و هر کدام را با حوصله و مستندات فراوان از منابع مورد قبول اهل سنت و شبیه افکنان پاسخ های قاطع و روشن داده است، که جویندگان حقایق و خوانندگان با انصاف و دارای فکر و اندیشه سالم از مطالعه آن اقناع شده و ناگزیر به پذیرش و قبول آن می شوند.

خلاصه ای از مطالب که در این کتاب ذکر شده است، عنوان آن به قرار زیر می باشد:

در فصل اول: واژه تحریف در لغت و اصطلاح مورد بررسی قرار داده شده است.

در فصل دوم: دلائل بطلان تحریف که در این زمینه روایات بسیار فراوان ذکر نموده است که همگی بر عدم تحریف قرآن دلالت دارند. در فصل سوم: تصریحات برخی از تابناک ترین چهره های درخشان شیعه را نقل نموده است که همه این بزرگان با اجماع و اتفاق نظر احتمال تحریف در کتاب الله را مردود می شمارند.

در فصل چهارم: گواهی های بزرگان اهل سنت را ذکر نموده است که بسیاری از محققان اهل سنت به پاکی و درستی دانشمندان شیعه امامیه در برابر تحریف گواهی داده اند. در فصل پنجم: یاوه گویی های مستشرقان بیگانه را ذکر نموده است و فرموده که اگر مسلمانان حرمت خویش پاس داشته، اتحاد همه جانبه خویش را حفظ کرده بودند، دشمنان خیانت پیشه نمی توانستند از شکاف موجود بهره برداری کرده در گسترش آن بکوشند.

در فصل ششم: موضع دانشمندان بزرگ شیعه را در برابر اخباریهای متأخر (که نظریه تحریف مطرح

نموده اند) که همه دانشمندان شیعه احتمال تحریف در کتاب خدا را به کلی مردود می‌دانند.

در فصل هفتم: تحریف در عهدین و منظور از تحریف در کتاب های عهدین چیست؟ مورد بررسی قرار

گرفته و پاسخ های قاطع داده شده است.

در فصل هشتم: نگاهی گذرا به تاریخ عهدین بیان شده و مؤلف در این فصل حوادث گوناگون و فراوانی را که بر

تاریخ عهدین گذشته است آنها را به صورت اجمالی بیان نموده است.

در فصل نهم: مصنف پوره ای از روایات شاذ را منشأ شبهه تحریف می‌داند که ظاهر بینان اهل سنت

(حشویه) بر آن اعتماد نموده اند، مصنف همه این روایات را بررسی نموده و بر همه آنها خط بطلان کشیده است

در فصل دهم: تحریف نزد اخباریهای متأخر، که گروهی از افراتی (که خود را جزء شیعیان می‌دانند) نیز مانند

همکیشان حشویه خود، کرامت و تقدس قرآن را مورد تعرض قرار داده اند، و در همین فصل، روایات فصل

الخطاب را نقل کرده سپس آنها را نقد نموده است.

در فصل یازدهم: مهمترین دستاویز معتقدان تحریف که نویسنده کتاب فصل الخطاب آنها را به عنوان ذلیل

یازدهم و دوازدهم قرار داده است، ذکر نموده سپس آنها را مورد بررسی قرار داده که در نتیجه هیچگونه

ارتباطی با مسئله تحریف ندارند.

در فصل دوازدهم: مصنف در این فصل فضیلت های جانشینان پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله که در قرآن بیان شده است آنها را

ذکر نموده که دلائل فراوانی گویای برتری و شرافت آنان است و آیات زیادی بامقام رفیع آنان اشاره دارد.

در فصل سیزدهم: مهمترین کتاب های که در زبان عربی و فارسی نوشته شده اند آنها را معرفی نموده است.

و در پایان هم منابع را ذکر نموده است.

امیدواریم، با مطالعه این کتاب، حقیقت جویان و جوانان عزیز در مقابل سمپاشی ها و تهاجم دشمنان و استکبار

جهانی، مسلح شده با آگاهی و آمادگی بیشتری به مقابل بر خیزند و نقشه ها شوم آنان را به خودشان بر

گردانند و آگاهی کامل و سرافرازی، راه سازندگی، ترقی و پیشرفت علمی و معنوی خویش را ادامه دهند.

در آخر، طول عمر و سلامتی مؤلف محترم را از درگاه خداوند متان مسئلت می‌نماییم.

فہرست مطالب

۱	پیشگفتار مترجم
۳	مقدمہ
۸	تحریف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف
۸	کلمہ تحریف
۱۲	تحریف کا اصطلاحی مفہوم
۱۲	(۱) معنوی تحریف
۱۲	(۲) تحریف موضوعی
۱۲	(۳) قرأت موضوعی
۱۳	(۴) لہجہ اور تلفظ میں تحریف
۱۴	(۵) کلمات کی تبدیلی کے ذریعہ تحریف
۱۴	(۶) کلمات کے اضافہ کے ذریعہ تحریف
۱۵	(۷) کمی کے ذریعہ تحریف
۱۶	قرآن مجید میں کلمہ تحریف
۱۹	شبیہ تحریف کی رد میں دلیلیں

- ۱۹ ۱۔ عقل کا قطعی اور واضح فیصلہ
- ۲۱ ۲۔ قرآن مجید متواتر ہے
- ۲۳ ۳۔ قرآن مجید پینمبر اسلام کا جاودانی معجزہ ہے
- ۲۷ ۴۔ قرآن مجید کا محافظ خداوند متعال ہے
- ۳۱ آیت حفظ میں کلمہ ”ذکر“
- ۳۲ ایک اعتراض کا جواب
- ۳۳ ۵۔ قرآن کے اندر باطل نہیں آسکتا
- ۳۴ ۶۔ روایات کو قرآن مجید کے معیار پر تولنا
- ۳۷ ۷۔ تحریف قرآن کی نفی میں اہل بیت کے ارشادات
- ۴۲ نتیجہ
- ۴۴ قرآن مجید میں تحریف کی نفی کے سلسلہ میں علمائے شیعہ کے نظریات
- ۶۱ علمائے اہل سنت کی گواہی
- ۶۷ غلط تہمتیں
- ۶۹ ابن طاووس کا جواب
- ۷۲ مغربی مستشرقین کی بے ہودہ باتیں
- ۷۷ اندھی تقلید
- ۷۷ ایک مختصر تحقیق
- ۷۸ حدیث کا نقل کرنا اس کی قبولیت کی دلیل نہیں ہے
- ۸۰ ناشائستہ اور بے بنیاد نسبت
- ۸۰ اصول کافی کے اندر شک میں ڈالنے والی کوئی بات نہیں ہے
- ۸۳ متاخر اخباریوں کے مقابلہ میں ہمارا موقف

- ۸۳..... شیعوں کی چار اہم کتابیں
- ۸۵..... تکلیف دہ سادہ لوحی!
- ۸۸..... فصل الخطاب کے خلاف ہنگامہ
- ۹۱..... نظریہ کی تبدیلی یا الفاظ سے کھیل!
- ۹۳..... عہدین میں تحریف
- ۹۴..... عہدین کی کتابوں میں تحریف سے کیا مراد ہے؟
- ۹۷..... لہجہ میں تحریف
- ۹۹..... تاریخ عہدین پر اجمالی نظر
- ۱۰۱..... عہد قدیم
- ۱۰۳..... جناب موسیٰ علیہ السلام سے منسوب توریت
- ۱۰۴..... سخت نصر کی وحشیانہ یلغار
- ۱۰۵..... توریت کی سندوں کا سلسلہ منقطع ہے
- ۱۰۵..... چار انجیلوں کے حالات
- ۱۰۶..... جو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی وہ کیا ہوئی؟
- گزشتہ اور موجودہ واقعات میں یکسانیت
- ۱۱۶..... ظاہری نگاہ رکھنے والے (حشویہ) کے نزدیک تحریف
- ۱۱۷..... (۱) آیت رجم!
- ۱۱۹..... (۲) آیت رغبت (منہ موڑنا)!
- ۱۱۹..... (۳) آیت جہاد
- ۱۲۰..... (۴) آیت فراش!
- ۱۲۰..... (۵) کیا قرآن مجید میں ۲۷۰۰۰ حروف ہیں؟



- ۱۲۱ ۶) حافظین قرآن کے قتل ہو جانے سے قرآن کا ختم ہونا!
- ۱۲۱ ۷) عائشہ کے مصحف میں کچھ اضافات
- ۱۲۲ ۸) سورہ بینہ کی دو آیتیں!
- ۱۲۲ ۹) دو آیتیں مصحف میں نہیں لکھی گئیں!
- ۱۲۵ ۱۰) سورہ برائت و سورہ مسجات کے مانند دوسرے دو سوروں کا پایا جانا
- ۱۲۶ ۱۱) سورہ احزاب کا سورہ بقرہ سے بڑا ہونا
- ۱۲۷ ۱۲) دعائے قنوت
- ۱۲۸ ۱۳) سورہ برائت کا صرف ایک چوتھائی حصہ باقی بچا ہے
- ۱۳۰ ۱۴) ایک کلمہ کا اضافہ
- ۱۳۰ ۱۵) ایک حرف کی تبدیلی!
- ۱۳۱ ۱۶) بے جا اجتہاد
- ۱۳۳ ۱۷) بے بنیاد نظریہ!
- ۱۳۳ ۱۸) چار غلط کلمے
- ۱۴۱ ۱۹) ”ولایت“ نام کا ایک بناوٹی سورہ!
- ۱۴۳ ایک مختصر تحقیق
- ۱۴۵ دبستان مذاہب اور اس کے مؤلف کے بارے میں چند باتیں
- ۱۴۶ یہ مؤلف کون ہے؟
- ۱۴۷ ۲۰) کتاب ”فرقان“ کا ناگوار حادثہ
- ۱۵۰ متاخرین اخباریوں کے نزدیک تحریف
- ۱۵۵ [تحریف سے متعلق روایات کی تحقیق]
- ۱۶۳ فصل الخطاب کے مؤلف کے نظریات



تحریر کا عقیدہ رکھنے والوں کی اہم ترین دلیل

۱۷۶ نوری نے جن کتابوں پر اعتماد کیا ہے وہ ناقابل اعتبار ہیں

۱۷۷ (۱) ایک نامعلوم کتابچہ

۱۷۷ [اشعری سے منسوب کتابچہ]

۱۷۸ [نعمانی سے منسوب کتابچہ]

۱۷۹ [سید مرتضیٰ سے منسوب کتابچہ]

۱۷۹ (۲) سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب ”تقیفہ“

۱۸۱ (۳) احمد بن محمد سیاری کی کتاب ”القراءات“

۱۸۲ (۴) ابوالجارود، زیاد بن منذر مرحوب کی تفسیر

۱۸۲ (۵) علی بن ابراہیم قمی سے منسوب تفسیر

۱۸۳ (۶) علی بن احمد کوفی کی کتاب ”استغاثہ“

۱۸۳ (۷) طبری کی کتاب ”الاحتجاج“

۱۸۶ (۸) حضرت امام حسن عسکری - سے منسوب تفسیر

۱۸۷ (۹) وہ تفسیریں جن کی سندیں منقطع ہیں

۱۹۰ ایک ہزار ایک حدیث!

۱۹۱ دو سو حدیثوں کی چھان بین

۲۲۶ قرآن میں پیغمبر اسلام کے جانشینوں کی فضیلت

۲۳۶ خلاصہ:

۲۴۱ چند کتابوں کا تعارف

۲۴۳ منابع

پیشگفتار مترجم

پروردگار عالم قرآن مجید کی عظمت کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے کہ: ”اننا نحن نزلنا الذکر و انالہ

”لحافظون“

بے شک اس کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور پھر ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن مجید کی اس آیت سے یہ واضح ہے کہ پروردگار عالم نے قرآن مجید کو ہر جہت سے محفوظ رکھا ہے۔ اس کے الفاظ کو فصاحت و بلاغت کے ذریعہ کہ کوئی لفظ فصاحت و بلاغت کے خلاف قریب نہ آسکے، اور اس کے معنی کو حقائق و معارف کے ذریعہ تاکہ کسی طرح کی غلط بیانی کا شبہ پیدا نہ ہو سکے پھر اس مجموعہ کو ہر طرف سے تحریف و ترمیم سے محفوظ بنا دیا تاکہ نہ ایک لفظ کا اضافہ ہو سکے اور نہ کسی طرح کی کمی جس کے اہم ترین دلائل خود پیغمبر اسلام کے زمانہ میں حافظان قرآن کا وجود، سرکار دو عالم کی طرف سے کاتبین قرآن کا تقرر، رہبران اسلام کی طرف سے عمل بالقرآن کی دعوت، فقہ اسلامی میں قرآن کی مرجعیت کے علاوہ حدیث ثقلین بہترین ثبوت ہے جس میں امت کی ہدایت کے لئے قرآن مجید اور اس کی وضاحت کے لئے سلسلہ عترت کی بقا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس مقدس کتاب میں کسی طرح کی تحریف یا ترمیم کرنا چاہے تو اسے رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور قرآن اپنی عظمت کا تحفظ خود کرے گا۔

جیسا کہ صاحب تفسیر کاشف بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا جب اسرائیل نے اپنے ریڈیو سے قرآن مجید کو نشر کرنا شروع کیا تھا اور اس میں یہودیوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات میں تحریف شروع کر دی تھی اور بعض سادہ لوح مُلا اور ضمیر فروش مسلمان حکام بھی اسرائیل کے ہمنوا بن گئے تھے کہ وہ اپنے ریڈیو سے قرآن مجید کو نشر کر رہا ہے، لیکن چند ہی دنوں میں یہ راز فاش ہو گیا اور قرآن کریم کی عظمت محفوظ رہ گئی اور تحریف کرنے والوں کو رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

اگر امداد الہی پشت پناہ نہ ہوتی تو مسلمان اس تحریف کو بھی کمال فصاحت و بلاغت قرار دے دیتے اور قرآن کا مفہوم تہ وباللا ہو جاتا۔

واضح رہے کہ دشمنان اسلام کا ایک خطرناک ہتھکنڈہ مسلمانوں کے درمیان مختلف قسم کے شکوک و شبہات اور اختلافات پیدا کرنا ہے۔

لہذا تمام علماء و محققین کی یہ شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ جہالت اور تعصب پر مبنی نظریات کو رد کر کے اس سلسلہ میں عقلی اور منطقی

پہلوؤں کو اجاگر کریں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں شیعوں کے بنیادی اعتقادات پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کرنا اس بیماری سے بچنے میں اکیسیر کی حیثیت رکھتا

ہے۔

مذہب شیعہ اپنے حکیمانہ اور مدلل اعتقادات و نظریات کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے، چنانچہ جو بھی حق کا متلاشی اپنی دانشوری کا مظاہرہ کرتے ہوئے شیعوں کی اعتقادی کتب کا مطالعہ کرے گا تو وہ یا تو مذہب شیعہ کی تصدیق کرے گا یا کم سے کم اس مذہب کے بارے میں اپنی نفرت و عداوت کا ازالہ کرتے ہوئے اسے ایک سنجیدہ اسلامی مذاہب میں شمار کرے گا۔

چنانچہ تحریف کے نظریہ کی رد میں بزرگان شیعہ نے ہر دور میں گراں قدر کتابیں تحریر فرمائی ہیں، جس کی ایک کڑی یہ کتاب بھی ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ جامع اور معتبر کتاب استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ ہادی معرفت "مدظلہ" کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

جس میں انھوں نے نہایت مدلل انداز میں تحریف کے نظریہ کو رد کرتے ہوئے اس سے متعلق مختلف شبہات کا جواب بھی دیا ہے۔

اس کتاب کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں:

۱۔ اس کتاب میں ان تمام شبہات اور اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں جو تحریف قرآن سے متعلق شیعوں کے اوپر

تھوپے جاتے ہیں۔

۲۔ اپنی بات (نظریہ) کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے فریقین کی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے اور کافی حد تک آیات و

روایات نیز علمائے فریقین کے نظریات اور بیانات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۳۔ اس کتاب کی تالیف میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے اگر ان کی فہرست پر نظر ڈالی جائے تو اس سے مؤلف کی

دوراندیشی اور محنت شاقہ کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی اس کتاب میں بہت سی دیگر خوبیاں پائی جاتی ہیں جنہیں مد نظر رکھتے ہوئے حقیر نے یہ ارادہ کیا تھا کہ عربی و

فارسی سے ناواقف اردو داں تشنگان حق بھی اس کتاب کے بابرکت وجود سے استفادہ کر سکیں، درحقیقت یہ کتاب عربی میں لکھی گئی ہے

کہ جس کو حجیہ الاسلام مولانا شہرابی صاحب نے فارسی زبان میں ترجمہ کیا اور اب اسے اردو کے پیکر میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

یقیناً یہ کتاب اردو داں طبقہ کے لئے تحریف سے متعلق مذہب اہل بیت کے عقیدہ کو سمجھنے میں کافی معاون ثابت ہوگی۔

آخر میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کاوش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں جن لوگوں نے تعاون کیا ہے ان کا شکر یہ ادا کروں،

منجملہ حوزہ علمیہ کے اہم تعلیمی ادارہ یعنی مرکز جہانی علوم اسلامیہ کہ جس نے اپنے نظام تعلیم میں تحقیقی مقالات (پایان نامہ) کو بھی شامل کر کے ترجمہ و تحقیق کی طرف طلباء کو ترغیب دلائی ہے اور خاص طور پر جنھوں نے ترجمہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری راہنمائی کی ہے اور اپنے مفید مشوروں کے ذریعہ ہمارا تعاون کیا ہے ہم تہ دل سے ان سب کے شکر گزار ہیں، اس سلسلہ میں جناب حجۃ الاسلام والمسلمین جناب مولانا کلب صادق اسدی صاحب اور حجۃ الاسلام والمسلمین جناب مولانا کمیل اصغر زیدی صاحب کا نام قابل ذکر ہے کہ جنھوں نے اپنی متعدد مصروفیات کے باوجود مجھے اپنے قیمتی وقت سے نوازا ہے۔

عارف حسین مبارک پوری

حوزہ علمیہ قم

مدرسہ عالی فقہ و معارف اسلامی

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفى محمد و آله الطاهرين.

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی طرف تحریف اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی کی نسبت دینا اس مقدس کتاب کے ساتھ سراسر زیادتی ہے اور قرآن مجید کی کھلی ہوئی مخالفت ہے کیونکہ خود خداوند عالم نے ہر دور میں اس کی حفاظت اور بقاء کی ضمانت لی ہے، جیسا کہ پروردگار عالم کا ارشاد ہے:

”انا نحن نزلنا الذكر و انا له لحافظون“^۱

”ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی (ہمیشہ کے لئے) اس کی حفاظت کرنے والے ہیں“

قرآن مجید کی طرف اس قسم کی نامعقول اور قدیم تہمتوں کی ابتداء اس وقت سے ہوئی ہے جب سے قرآن مجید کے ابتدائی نسخہ لکھنے والوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے، کیونکہ اس زمانہ میں قرآن مجید کی کتابت اور اس کی تعلیم و قرائت کا کافی زور و شور تھا، اور ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ قرآن مجید پڑھنے کا صحیح طریقہ صرف اسی کو معلوم ہے اور اس کے علاوہ تمام لوگ غلط راستہ پر ہیں۔

یہ سلسلہ کافی دنوں تک یونہی چلتا رہا یہاں تک کہ خلیفہ سوم کا دور آیا جس میں انھوں نے مختلف قسم کے مصحفوں کے بجائے مصحف واحد کی تحریک چلائی لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس کام کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے حوالہ کی گئی جن کے اندر اس اہم کام کی لیاقت نہیں پائی جاتی تھی، اسی وجہ سے قرآن مجید کے رسم الخط اور اس کی کتابت میں جو غلطیاں پیدا ہوئیں ان کے نتیجہ میں قرآن مجید کے مختلف نسخوں اور اس اصلی نسخہ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا جو دار الحکومت ”مدینہ منورہ“ میں موجود تھا^۲۔

اسی زمانہ میں بعض صحابہ کرام اور تابعین جیسے ابن عباس، عائشہ اور ابن مسعود وغیرہ اور ان کے مانند دوسرے تابعین کہ جن کی

۱- سورہ حجر (۱۵)، آیت ۹۔

۲- مزید معلومات کے لئے: کتاب التمهید فی علوم القرآن، جلد ۱، ص ۳۳۳ میں رجوع فرمائیں۔

تعداد کم نہیں تھی ان کو قرآن مجید کی کتابت اور قرأت کے طرز تعلیم پر اعتراض تھا چنانچہ ان کے اعتراضات اور ان کے اس رویہ سے متعلق کچھ داستانیں اور روایات باقی رہ گئیں تھیں جن کو ظاہری نظر رکھنے والے ”حشویوں“ نے اپنی پوری توانائی کے ساتھ اکٹھا کیا اور انہیں اپنی روائی کتابوں میں نقل کر دیا، اور بعد میں اسی چیز کے نتیجے میں قرآن مجید کے الفاظ و عبارات میں تحریف کے احتمال کا تصور سامنے آیا اور جنہوں نے اس باطل اور بے بنیاد نظریہ کا بازار گرم کیا اور جن کی وجہ سے ان خرافات کو رواج ملادہ اسلام دشمن طاقتوں کے ملحدانہ اور جاہلانہ منصوبے تھے، جس میں ہمیں بنی امیہ وغیرہ جیسے کم عقل افراد جو اسلام کی عظمت اور قرآن مجید کے مقام و منزلت کو گھٹانے کا خواب دیکھ رہے تھے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

وایے! ہو ایسے لوگوں پر جو یہ باطل اور گھٹیا نظریہ رکھتے ہیں، جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

”یریدون لیطفنوا نور اللہ بافواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون“

”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو کھیل کرنے والا ہے چاہے یہ بات کفار کو کتنی ہی

ناگوار کیوں نہ ہو“

اس سلسلہ میں جن دانشوروں کا یہ خیال ہے کہ یہ روایات سند کے اعتبار سے صحیح ہیں اور قرآن مجید کی تحریف پر واضح دلالت کرتی ہیں، انہوں نے ان روایات کی توجیہ و تاویل کرنے کی فضول کوشش کی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس طرح کی بعض روایتوں میں ہر طرح کے ضعف کے باوجود انہوں نے ان کو قبول کیا ہے اور انہیں روایات کے مضمون کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور جب انہیں ان میں سے بعض روایات کی تاویل کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو انہیں ایک طرف ڈال دیا، اور اس سلسلہ میں وہ جو آخری بات گڑھ سکے وہ ”تسخ تلاوت“ کا مسئلہ ہے، اگرچہ علم اصول کے قواعد کے مطابق اس نظریہ کی خام خیالی اور اس کا بطلان بالکل واضح ہے۔

”ابن حزم اندلسی“ کا نظریہ ہے کہ جب بوڑھے مرد یا بوڑھی عورت زنا کے مرتکب ہوں تو ان کے سنگسار کرنے کا حکم قرآن

مجید سے ماخوذ ہے جس کے لئے انہوں نے اس روایات سے استدلال کیا ہے:

”ابی بن کعب“ نے پوچھا: سورہ احزاب میں کتنی آیتیں ہیں؟

لوگوں نے کہا: ۳ یا ۴ آیتیں ہیں۔

تو وہ بولے: سورہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی بڑا تھا آیت رجم بھی سورہ احزاب کا ایک حصہ تھی اور آیت رجم یہ

ہے:

”اذا زنى الشيخ و الشيخه فارجموهما البتة نکالا من الله و الله عزيز حكيم“

”جب بوڑھے مرد یا بوڑھی عورت زنا کے مرتکب ہوں تو انھیں ضرور سنگسار کیا جائے یہ الہی عذاب اور ان کے گناہوں کی سزا

ہے اور خداوند عالم عزیز و حکیم ہے۔“

ابن حزم کا کہنا ہے:

”اس روایت کی سند بالکل صحیح اور واضح ہے کہ جس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے، البتہ اس آیت کے الفاظ

و عبارات کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہے صرف اس کا حکم اور مفہوم باقی ہے“۔^۱

جن روایات میں دودھ پلانے کے احکام بیان کئے گئے ہیں یعنی کتنی بار دودھ پلانے سے عورت اور بچہ کے درمیان محرمیت

پیدا ہو جائے گی ان میں سے وہ عروہ اور عائشہ کی دو روایتوں کے ذریعہ استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں اور

یہ دونوں راوی بھی نہایت با عظمت اور موثق ہیں اور کوئی بھی ان دو روایتوں کو ترک نہیں کر سکتا ہے۔

اس کے بعد وہ خود ہی یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبر اسلام کی رحلت کے بعد قرآن مجید کی کچھ آیتیں کم

ہو جائیں؟ کیونکہ یہ چیز اللہ کی مقدس کتاب کے بارے میں ایک جرم کا حکم رکھتی ہے اور پھر خود ہی اس کے جواب میں کہا ہے: صرف ان

آیات کا قرآن مجید میں لکھنا باطل ہوا ہے لیکن اس کا مفہوم و حکم اسی طرح باقی ہے جس طرح آیت رجم کا حکم باقی ہے۔^۲

اسی طرح ”محی الدین ابن عربی“ کا کہنا ہے: ”بعض اہل کشف و شہود کا خیال ہے کہ بہت سی ایسی آیات جو نسخ ہو گئی تھیں وہ

عثمان کے مصحف سے نکال دی گئی ہیں، جبکہ موجودہ قرآن مجید کے صحیح ہونے کے بارے میں کسی نے کوئی انگلی نہیں اٹھائی ہے“۔^۳

۱۔ محلی، جلد (۱۱)، ص ۲۳۔ ابن حزم وہ پہلا شخص ہے جس نے نہایت بے انصافی کے ساتھ حیدر امامیہ کے اوپر یہ تہمت لگائی ہے کہ وہ لوگ قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں اور

نہایت ظالمانہ انداز میں ان کی توہین اور مذمت کی ہے جبکہ اس بے بنیادی اور کھوکھلے نظریہ کو خود اس نے قبول کیا ہے لہذا وہ زیادہ مذمت کا مستحق ہے۔

۲۔ محلی، جلد (۱۱)، ص ۱۶۱۳۔

۳۔ الکبریٰ الاحمر فی عقائد الشیخ الاکبر محی الدین عربی، جو کہ ”البواقیت و الجواهر“ کے حاشیہ میں چھپی ہے جلد (۱) ص ۱۳۹، اور دونوں کوشح

اسی وجہ سے بعض متاخرین نے بھی ان افسانوی خیالات سے دھوکہ کھا کر گاہ بہ گاہ اس نظریہ کو ذکر کیا ہے۔

لیکن فقہائے امامیہ نے ان تمام خرافاتی نظریات کو باطل قرار دیا ہے اور ان کے نزدیک ان افسانوی خیالات کی کوئی حیثیت

نہیں ہے؛ چنانچہ وہ لوگ ان افسانوی خیالات کے متعلق فقہ و فتواء میں ان کی کسی اہمیت کے قائل نہیں ہیں۔

ہمارا خیال تو یہ تھا کہ اس طرح کے غلط اور بے بنیاد نظریات کو چھیڑا ہی نہ جائے اور اسے اس کے بدیہی بطلان ہی کے حوالے

کر دیا جائے کیونکہ عقل کے نزدیک اس طرح کے نظریات اور افسانوی خیالات کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور قرآن مجید بھی اس طرح کے

تمام خرافات اور افسانوں سے پاک و منزہ ہے، جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

”وانہ لکتاب عزیز ۵ لا یاتیہ الباطل من بین یدیه ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید“ ۶

”اور یہ وہ ایک عالی مرتبہ کتاب ہے ۵ جس کے قریب سامنے یا پیچھے کسی طرف سے باطل آ بھی نہیں سکتا ہے یہ خدائے حکیم و

حمید کی نازل کی ہوئی کتاب ہے“

لیکن افسوس کہ ادھر کچھ دنوں سے بعض اسلام دشمن طاقتوں کے گماشتوں کی طرف سے کچھ ایسی تحریریں منظر عام پر آ رہی ہیں جن

سے مسلمانوں کے درمیان نفرت کی آگ بھڑکانے کا کام لیا جا رہا ہے اور مسلمانوں ایک بڑے فرقہ یعنی شیعوں پر یہ تہمت لگائی جاتی ہے

کہ وہ لوگ قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں، جبکہ یہ ایک ایسی نسبت ہے جس سے شیعوں کا دامن ہمیشہ بالکل پاک و صاف

رہا ہے۔

اس لئے ضروری تھا کہ ان بزدلانہ حملوں کے خلاف قیام کیا جائے تاکہ قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کا دفاع کیا جاسکے اور اس

کے ذریعہ اس طرح کی غلط اور ناوراتہمتوں کے چہرے سے نقاب اتار دی جائے جو اس عظیم اسلامی امت پر لگائی گئی ہے، کہ جس نے ہر

دور میں دین اسلام کی پاسبانی کی ہے، اور اپنے پورے وجود کے ساتھ دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا ہے۔

خداوند عالم کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ اس کار خیر کی تکمیل میں ہماری مدد فرمائے۔
انہ ولی التوفیق۔

عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے وہ یہ قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں، لیکن انھوں نے کتاب ”فتوحات مصریہ“ میں کہا ہے کہ دانشوروں کے اجماع کے مطابق صحیح عقیدہ یہ ہے کہ قرآن

مجید میں ہرگز کسی طرح کی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔

۱۔ ہم آئندہ اسے ”ظاہری نظر رکھنے والے اہل سنت کے نزدیک تحریف“ کے عنوان کے تحت تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے۔

تحریف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کلمہ تحریف

لغوی اعتبار سے کلمہ تحریف کو ”حرف“ کے مادہ سے لیا گیا ہے جو کسی چیز کے کنارہ یا اطراف کے معنی میں ہے، اور ایک چیز کی تحریف کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا دینا یا اس کو اس کی صحیح سمت سے کسی دوسری طرف موڑ دینا ہے، جیسا کہ ہم قرآن مجید میں پڑھتے رہتے ہیں:

”و من الناس من یبعد اللہ علیٰ حرف فان اصابہ خیر اطمأن بہ و ان اصابته فتنہ انقلب علی وجهہ“^۱
 ”اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی عبادت ایک ہی رخ پر اور مشروط طریقہ سے کرتے ہیں کہ اگر ان تک خیر پہنچ گیا تو مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی مصیبت آپڑی تو دین سے پلٹ جاتے ہیں“
 زختری نے اس آیت کے ذیل میں یہ کہا ہے کہ:

”یعنی وہ دینی معاملات میں ایک طرف رہتے ہیں اور دینی میدان کے بیچ میں نہیں اترتے اور قرآن مجید نے ان دورے لوگوں کی ان لوگوں سے تشبیہ دی ہے جو کسی لشکر کے ساتھ کسی ایک گوشے میں ایک طرف چلتے رہتے ہیں اور دور سے جنگی صورت حال کا جائزہ لیتے رہتے ہیں، چنانچہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے ساتھیوں کو کوئی فائدہ پہنچنے والا ہے مثلاً انھیں کامیابی یا مال غنیمت ہاتھ آنے والا ہے تو وہ وہیں رک جاتے ہیں ورنہ بڑی تیزی کے ساتھ میدان سے فرار کر کے کسی گوشے میں پناہ لیتے ہوئے نظر آتے ہیں“^۲
 اس بناء پر کسی کلام میں تحریف کے معنی یہ ہیں کہ کلام کی تفسیر اس کے ظاہری معنی کے برخلاف کی جائے، یا کسی دلیل اور قرینہ کے بغیر اس کے کوئی اور معنی کرنے کو تحریف کہا جاتا ہے، کیونکہ ہر کلام اپنے الفاظ کی بناوٹ اور اپنی ساخت کے اعتبار سے ایک خاص معنی اور مضمون پر دلالت کرتا ہے، لیکن تحریف کرنے والا اس کے واقعی اور اصل معنی بیان کرنے کے بجائے اس کے کوئی اور دوسرے معنی میں بیان کر دیتا ہے۔

واضح رہے کہ اس قسم کی تحریف کو معنوی تحریف کہا جاتا ہے، یعنی اس کے ظاہری الفاظ اور عبارت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی

۱۔ سورۃ حج (۲۲)، آیت ۱۱

۲۔ تفسیر کشاف، زختری، جلد (۲) ص ۱۳۶